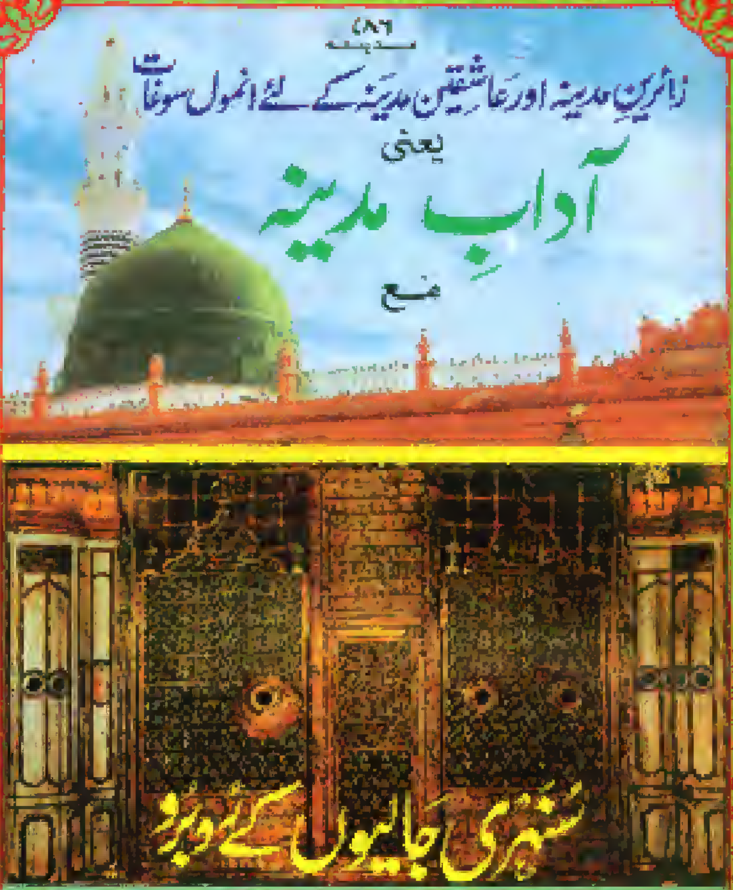

(۸۶)

زائرینِ مدینہ اور عاشقینِ مدینہ کے لئے انمول سوغات

یعنی

آدابِ مدینہ

مع

سنہری جالیوں کے روبرو

اس رسالہ میں امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کے
دو مکتوبات اور زیاراتِ مدینہ کے متعلق ایک مضمون پیش کیا گیا ہے۔

المکتبۃ المدینہ

شہید مسجد ۔ کھارادر، کراچی ۔ فون: ۲۰۳۳۱۱

پہلے اسے پڑھ لیں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اما بعد۔ زیرِ نظر رسالہ "آدابِ مدینہ" عاشقِ مدینہ حضرت مولانا محمد الیاس قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ان دو مکتوبات پر مشتمل ہے جو انہوں نے محرم الحرام ۱۴۱۰ھ میں مدینہ منورہ سے (ایک پاکستان کیلئے اور ایک بھارت کیلئے جس میں ضرورتاً کہیں کہیں ترمیم کی گئی ہے) ارسال فرمائے تھے۔ ان مکتوبات کی ایک ایک سطر میں عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور حُبِّ مدینہ کے چشمے اُبلتے نظر آتے ہیں۔ اِن میں حاضریٔ مدینۂ منورہ اور روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کا طریقہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ عاشقِ مدینہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا "زائرِ طیبہ" کو مخاطب کرکے لکھا ہوا کلام زائرینِ مدینہ کیلئے ایک معلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اِس کلام کو پڑھ کر آپ کو یہ سیکھنے کو ملے گا کہ جسے مدینے سے محبت ہوتی ہے اسے مدینے کی ہر شے یعنی چرند، پرند حتیٰ کہ وہاں کے کتّے اور بلّیوں بلکہ چیونٹیوں تک سے عقیدت ہوتی ہے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارا یہ رسالہ زائرینِ مدینہ کیلئے انمول مدنی سوغات ثابت ہوگا۔

فقط طالبینِ غمِ مدینہ

اراکین المکتبۃ المدینہ

۱۲/ ذیقعد ۱۴۱۰ھ

آدابِ مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سگِ مدینہ محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عَنہُ کی جانب سے تمام مدنی دیوانوں کی خدمتِ بابرکت میں، مدینے کی مٹھاس سے تربتر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال،

آج (یعنی یہ مکتوب تحریر کرتے وقت) محرم الحرام ۱۴۱۰ھ کی آٹھویں شب ہے۔ میری قسمت تو دیکھئے کہ میں سچ مچ مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں سے آپ کو تحریری طور پر مخاطب ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ یہ الفاظ تحریر کرتے وقت مدینۂ پاک کی پاکیزہ پاکیزہ گھڑی کی مُنّی مُنّی سوئی رات کے تین بجے کی طرف خِراماں خِراماں بڑھ رہی ہے۔

الحمدللہ عزوجل آج تو مزہ کو بھی مزہ آگیا کہ آج عصر اور مغرب کے درمیان مدینے کے بادلوں کو کچھ وَجد سا آگیا اور انہوں نے جھوم جھوم کر سبز سبز گنبد کو چومنا شروع کر دیا۔ نہیں سمجھے آپ؟ ہوا یوں کہ بارش بھی گویا بڑے دِنوں سے حاضری کیلئے بے تاب تھی کہ لاکھوں حاجی آئے اور مدینے کو چوم کر چل دیئے نہ جانے ہماری باری کب آئے گی چنانچہ اس نے بھی کُل کائنات کے مالک خدائے ذُوالجلال عزوجل کی بارگاہ سے اجازت لیکر رِم جھم برسنا شروع کر دیا۔ الحمدللہ عزوجل مجھے بھی ایک سنت ادا کرنے کا موقع مل گیا اور میں نے تہبند کے علاوہ باقی تمام کپڑے اُتار لئے اور ٹھنڈی ٹھنڈی رحمت بھری مدنی برسات سے خوب برکات حاصل کیں۔ ایک اسلامی بھائی کی فرمائش پر برستی ہوئی رحمت کی جھڑی میں اپنی لکھی ہوئی مختلف نعتوں میں تین اشعار کا اضافہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اُن میں ایک تو یہ ہے۔ ؎

اَبر کو بھی وَجد آیا خوب برسا جھوم کر
میں بھی اس میں ہو گیا تَر سبز گنبد دیکھ کر

برستی ہوئی برسات میں سبز گنبد کا حُسن بھی دوبالا ہو گیا تھا اور اس کی جلوہ سامانیوں سے دل و جگر باغ باغ ہو رہے تھے اور سارا ہی مدینہ نور کی بارش میں نہا کر نکھرا نکھرا نظر آرہا تھا۔ ؎

دل باغ باغ میرا بارش نے کر دیا ہے
لگتا ہے نکھرا نکھرا سرکار کا مدینہ ﷺ

یوں تو مدینے میں ہر گھڑی ابرِ رحمت چھائے رہتے ہیں اور رحمت کی جھڑی بھی برستی رہتی ہے مگر آج تو ظاہری بادل اور ظاہری برسات سے فیضیاب ہونے کا شرف بھی حاصل ہو گیا۔ ؎

بادل گھرے ہوئے ہیں بارش برس رہی ہے
لگتا ہے کیا سُہانا میٹھے نبی کا روضہ ﷺ

سبز سبز گنبد کی بات چلی ہے تو ابھی چند روز پہلے ہونے والا ایک رِقّت انگیز واقعہ بھی عرض کردوں۔ ہوا یوں کہ ابھی چند ہی روز پہلے ایک عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے برسوں سے جس ارمان کو پروان چڑھایا تھا اس کی معراج یوں ہوئی کہ وہ جیسے ہی بابِ جبرئیل (علیہ السلام) کے قریب پہنچا اور جوں ہی اس نے اپنی نظر سبز سبز گنبد کی طرف اٹھائی تو بیقرار ہو گیا، اس پر رِقّت طاری ہو گئی، روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ ایک دم زمین پر گرا اور عالمِ بے خودی میں تڑپنے لگا۔ دردِ عشق سے بِسمِل کی طرح تڑپنے والے اس عاشقِ زار کے گرد تماشائیوں کی بھیڑ لگ گئی۔ آہ! دیکھتے ہی دیکھتے اس عاشقِ صادِق نے سبز گنبد کے حسین جلوؤں پر جان قربان کردی۔ اے کاش! سگِ مدینہ عُفی عنہ انسان کی صورت میں پیدا ہونے کے بجائے اس دیوانۂ مدینہ کے سینۂ مدینہ کا ایک بال ہوتا اور اسی کے ساتھ قدسَیَینْ شریفَیْنْ میں واقع جنّتُ البقیع میں دفن کردیا جاتا۔ مگر آہ! آہ! آہ! آہ! صد ہزار آہ! ؎

آہ! اے عطارؔ اتنا بھی نہ تجھ سے ہو سکا

جان کردیتا نچھاور سبز گنبد دیکھ کر

اے مدینے کی محبت سے سرشار دیوانو! تمہیں اس محبت کا واسطہ جو تمہیں مجھ سے محض اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیلئے ہے۔ میرے لئے ذیل میں دی ہوئی دعا بارہ مرتبہ ضرور کرو۔ میں تمہیں ایک انمول تحفہ پیش کرتا ہوں پہلے تم یہ دعائیہ شعر بارہ مرتبہ پڑھ لو۔ ؎

جس وقت روح تن سے عطارؔ کی جدا ہو

ہو سامنے خدایا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ جس جس اسلامی بھائی یا بہن نے یہ دعائیہ شعر سگِ مدینہ کیلئے دعاء کرنے کی نیت سے بارہ بار پڑھا یا آئندہ بھی جو کوئی جہاں کہیں پڑھے گا۔ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اُسکی خدمت میں میری طرف سے مدینہ منورہ کی پاکیزہ فضاؤں میں ایک سو بارہ بار پڑھے ہوئے ذیل میں دیئے ہوئے درودِ پاک کا ثواب ہدیہ ہے۔ اس درود شریف کا نام صلوٰۃ السّعادت ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً ، بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

اے اللہ (عزوجل) ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنی گنتی تیرے علم میں ہے (یعنی اَن گنت) اور جب تک تیری حکومت قائم ہے (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کیونکہ تیری حکومت کو زوال نہیں ہے)۔

الحمدللہ دلائل الخیرات میں اِس درودِ پاک کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ درودِ پاک چھ لاکھ درود شریف کے برابر ہے اور مدینہ منورہ کی منور منور فضاؤں میں تو ایک نیکی پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے اب آپ خود ہی حساب لگالیں کہ ایک سو بارہ بار پڑھے ہوئے درود شریف کے کتنے درود شریف ہوئے۔ اگر آپ میرے لئے چند لمحات نکالیں گے تو کھرب ہا کھرب درود شریف کا ثواب اِن شاءاللہ (عزوجل) آپ کے نامۂ اعمال میں درج کردیا جائے گا۔ (وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود　　طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا　　سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ، ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ (عزوجل) نے ہمیں مدینہ منورہ جیسی نعمت عطا فرمائی بے شک مکۂ معظمہ بھی اپنی جگہ معظم ترین ہے مگر مدینہ پھر مدینہ ہے اور یہ اسلئے بھی افضل ہے کہ اس میں اللہ (عزوجل) کے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلوہ فرما ہیں۔ اس بات کو سگِ مدینہ (عفی عنہ) نے اپنے دو شعروں میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

مکے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ ﷺ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ ﷺ

احادیثِ مبارکہ سے بھی اِس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ مدینہ منورہ مکہ پاک سے افضل ہے۔ چنانچہ طبرانی میں ہے:۔

اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ مَكَّة

"یعنی مدینہ منورہ مکہ معظمہ سے افضل ہے۔"

دیوانو! مدینہ تو مدینہ ہے کہ اس کی خاکِ پاک میں بھی شفا ہے، چنانچہ تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ شِفَاءٌ مِنَ الْجُذَامِ (ابو نعیم)

"یعنی خاکِ مدینہ مکرمہ شفاء ہے جذام کیلئے۔"

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے ﷺ

خاکِ مدینہ پاک تھوڑی سی کسی بوتل وغیرہ میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر لیں اور مریضوں کو پلاتے رہیں۔ ضرورۃً بوتل میں مزید پانی ڈالتے رہیں، اِن شاءَ اللہ عزوجل شفاء ہی شفاء ہے۔ ؎

طیبہ کی خاک سارے امراض کی دوا ہے
تریاق ہر مرض کا سرکارِ مدینہ ﷺ

میٹھے مدینے کے پیارے دیوانو! مدینہ تو بس مدینہ ہی ہے اس کی اتنی خصوصیات ہیں کہ ہم اس کو شمار ہی نہیں کرسکتے۔ یہ حقیقت ہے ہاں ہاں یہ حقیقت ہے کہ ؎

تعریف کے لائق تو الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی

بہرحال حصولِ برکت کیلئے بارہ خصوصیات عرض کئے دیتا ہوں۔

1 مدینۂ منورہ میں روزانہ نوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں جبکہ بقیہ دنیا پر صرف دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

2 مدینے میں دفن ہونے والے بروزِ محشر سب سے پہلے اُٹھائے جائیں گے وہ بھی سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ اور شفاعت بھی ان کی سب سے پہلے ہو گی۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

3 مدینۂ پاک میں حاضر ہونے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

4 مدینۂ منورہ میں مکۂ مکرمہ سے دُوگنی برکت کیلئے خود ہمارے مدنی سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دعا فرمائی ہے۔

5 مدینہ پاک میں حاضری اور زیارتِ روضۂ پاک سے حضورِ انور شافعِ محشر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شفاعت نصیب ہو گی۔

6 مدینہ منورہ میں ہمارے سرکارِ نامدار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے روضۂ پُر انوار اور منبر ضیا بار کے درمیان جنت کی کیاری ہے۔

اس طرف روضے کا نور اس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

7 مدینہ منورہ میں جو برکتیں ہیں وہ روئے زمین پر اور کہیں نہیں۔

8 مدینۂ منورہ میں ایک ایسی جگہ ہے جو بالاتفاق بیت اللہ بلکہ عرشِ اعظم سے بھی افضل ہے۔ (یعنی روضۂ رسول اللہ ﷺ)۔

9 مدینۂ منورہ میں ایک ایسی عمارت ہے جو کائنات کی ہر عمارت سے زیادہ حسین، دلکش اور پُر سوز ہے، اور وہ سبز گنبد ہے۔

لندن و پیرس کا عاشق بھی یقیناً مرحبا
بول اُٹھے گا روح پرور سبز گنبد دیکھ کر

10 مدینۂ پاک میں دَجّال، دَابۃُ الارض اور طاعون وغیرہ قیامت تک داخل نہ ہو پائیں گے۔

11 مدینہ منورہ میں وہ عاشقِ زار ستونِ حنانہ بھی موجود (یعنی اُسطوانۂ مُخَلَّق کے نیچے) مدفون ہے جو فراقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں چیخیں مار کر رویا تھا۔

12 مدینہ منورہ کی سب سے بڑی فضیلت اور خود شہر مدینہ منورہ کی بھی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس میں ہمارے پیارے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف فرما ہیں۔

کعبہ دُلہن ہے تُربتِ اطہر نئی دُلہن
جو پی کے پاس ہے وہ سُہاگن کنور کی

بارھویں والے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دیوانو! سنا ہے نامراد سکھ بارہ کے عدد کو اچھا نہیں سمجھتے مگر الحمد للہ ہمیں تو بارہ کا عدد بے حد پیارا ہے۔

کیوں بارھویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا
آیا اسی دن احمدِ مختار ﷺ آگیا

اللہ عزوجل آپ سب کو بار بار مدینہ ٔ پُر انوار کا دیدار نصیب کرے جب جب حاضر ہوں تو میری اس التجا کو اگر یاد رکھیں تو بڑا احسان ہو گا اور وہ التجا یہ ہے۔

سلام شوق کہہ دینا ادب سے ہم غریبوں کا
تمہیں اے زائرو! جب گنبدِ خضراء نظر آئے

آہ! ایک وقت وہ تھا جب حجازِ مقدس میں عاشقوں کی "خدمت" کا دور تھا اور اس وقت کے خطیب و امام بھی عشاق، اہلسنت و اہل محبت ہوا کرتے تھے۔ جمعہ کے خطبے میں دورانِ خطبہ جب خطیب صاحب مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شریف میں روضہ ٔ انور کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ" (یعنی اس نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو) کہتے، تو ہزاروں عاشقانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دِلوں پر خنجر پھر جاتا اور وہ از خود رفتگی کے عالم میں رونے لگ جایا کرتے۔

لطفِ از خود رفتگی یارب عزوجل نصیب
ہوں شہیدِ جلوہ ٔ سرکار ﷺ ہم

مکے مدینے کے دیوانو! جب کبھی آپ کو اللہ عزوجل حج بیت اللہ یا عمرہ کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے اور مدینہ پاک کی خاک بوسی کا بھی شرف نصیب ہو تو میری ان چند گزارشات پر بھی توجہ رکھنا:۔

1 ہو سکے تو مدینہ منورہ میں برہنہ پاؤں رہنا کہ یہ ہمارے پیارے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی گزر گاہ ہے۔ ہر طرف نقوشِ قدم ہیں۔ ؎

اے خاکِ مدینہ تو ہی بتا میں کیسے قدم رکھوں گا یہاں
تُو خاکِ پا سرکار ﷺ کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

اور یہاں ننگے پاؤں رہنا کوئی خلافِ شرع فعل بھی نہیں بلکہ مقدس سرزمین کا سراسر ادب ہے چنانچہ حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ربّ (عزوجل) سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا تو اللہ (عزوجل) نے ارشاد فرمایا:

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۭ (پ۱۶۔ سورۂ طٰہٰ۔ آیت ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے۔

2 روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد یا صبح و شام دن میں دو بار یا جتنی بار میں آپ کا ذوق بڑھے اتنی بار دَربارِ دُربار میں سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوں۔

3 جب جب سنہری جالیوں کے پاس حاضر ہوں، اِدھر اُدھر ہر گز نہ دیکھیں اور خاص کر جالی شریف کے اندر دیکھنا تو بہت بڑی جرأت ہے۔ قِبلہ کی طرف پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ جالی مبارک سے دُور کھڑے رہیں اور مُواجَہَہ شریف کی طرف رُخ کر کے سلام عرض کریں۔ دعا بھی مُواجہہ شریف کی طرف رُخ کئے مانگیں بعض لوگ وہاں دعا مانگنے کیلئے کعبے کی طرف منہ کرنے کو کہتے ہیں ان کی باتوں میں آکر ہر گز ہر گز سنہری جالیوں کی طرف آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پیٹھ نہ کریں۔

4 وہاں جو بھی سلام عرض کریں وہ زَبانی یاد کرنے کے بعد عرض کریں۔ کتاب سے دیکھ کر سلام اور دعا کے صیغے وہاں پڑھنا عجیب سا لگتا ہے کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے اور حق بھی یہی ہے کہ ہمارے پیارے سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جسمانی حیات کے ساتھ حجرۂ مبارکہ کی طرف رُخ کئے تشریف فرما ہیں۔ اور ہمارے دلوں کے خطرات سے آگاہ ہیں۔ اِس تصور کے قائم ہو جانے کے بعد کتاب میں سے دیکھ کر سلام وغیرہ عرض کرنا بظاہر بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے مثلاً آپ کے پیر صاحب آپ کے سامنے موجود ہوں تو کیا آپ ان کو کتاب سے پڑھ پڑھ کر سلام کریں گے یا زبانی ہی "یا حضرت! السلام علیکم" کہیں گے۔ اُمید ہے آپ میرا مُدّعا سمجھ گئے ہوں گے کیونکہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بنے سجے الفاظ نہیں بلکہ دل دیکھے جاتے ہیں۔

5 "بابُ السّلام" سے داخل ہو کر لوگ سیدھے مُواجَھہ شریف پر حاضر ہوتے ہیں تو اس طرح سرِ اقدس کی طرف سے آنا ہوا اور کسی بھی بزرگ کے مزار پر اس طرح سے حاضری دینا خلافِ ادب ہے۔ اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو تمام بزرگوں کے بھی مُسلَّمہ بزرگ ہیں بلکہ جس کسی کو بزرگی ملی بھی تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قدموں کی دُھول کے صدقے۔ لہٰذا قَدَمَینِ شریفَین کی سمت سے حاضر ہونا چاہئے اور اس کیلئے مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شریف کا شرقی دروازہ "باب البقیع" موزوں ہے۔ افسوس کہ خصوصاً بھیڑ کے وقت اور حج کے موسم میں "بابُ البقیع" سے حاضری کیلئے دربان اندر داخل نہیں ہونے دیتے تاہم آپ بھیڑ کم ہو اس وقت کوشش کریں تو شاید قدمینِ شریفین سے حاضری نصیب ہو جائے۔

6 جن جن لوگوں نے آپ کو بارگاہِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں سلام عرض کرنے کیلئے کہا ہے اور آپ نے بھی "ہاں" کر دی ہے اُن کا سلام ضرور پہنچائیں کہ یہ واجب ہے۔

7 جب تک دل لگے صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہیں، یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ اپنے والدین، پیر و مرشد، استاد، اولاد، دوست و احباب اور جملہ اسلامی بھائیوں اور بہنوں کیلئے سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے شفاعت کی بھیک مانگیں اور بار بار عرض کریں:

اَسْئَالُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ الله ﷺ

"یعنی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں۔"

8 خبردار! نہ چلّا کر روئیں نہ ہی اُدھر آواز بلند کریں ورنہ تمام اعمال غارت ہو جائیں گے اور خبر تک نہ ہوگی۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نَفَس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا (علیہ الرحمۃ)

9 بعض نادان لوگ جالی مبارک کی طرف معاذاللہ پیٹھ کرکے قبلہ رُو دعا مانگتے ہیں۔ آہ! آہ! اتنا خیال نہیں کرتے کہ کعبے کی طرف منہ کرنے جاتے ہیں تو جو کعبے کا بھی کعبہ ہیں ان کو پیٹھ ہو جاتی ہے۔

کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ ﷺ

10 نماز بھی ہرگز ایسی جگہ مسجد شریف میں نہ پڑھیں جہاں سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پیٹھ کرنی پڑے۔

11 جالی مبارک کے قریب کھڑے ہوئے چھت کی طرف یا جالی مبارک کے ڈیزائن کی طرف نہ تاکیں۔ بس سرکارِ نامدار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے حسین تصور میں ڈوبے رہیں۔

12 سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں حاضری کے بعد شَیخَینِ کَرِیمَین یعنی حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضری دیں، سلام عرض کریں دعا بھی کریں۔ زہے نصیب! یہاں بھی سگِ مدینہ کا سلام عرض کریں۔

13 یہ تمام حاضریاں دعاؤں کی قبولیّت کی گھڑیاں ہیں۔ یہاں درود و سلام کی کثرت کریں، آخرت کی خیر، ایمان کی سلامتی، عافیت کے ساتھ خاتمہ بالخیر کیلئے دعا مانگیں۔ خصوصاً عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بھیک مانگیں۔ رونے والی آنکھ اور تڑپنے والے دل کیلئے سوال کریں۔

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و منال دو

سوزِ بلال بس مری جھولی میں ڈال دو (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

14 سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے منبر شریف کے پاس حاضر ہو کر یہاں بھی دعا مانگیں۔

15 جنت کی کیاری میں حاضر ہو کر وقتِ مکروہ نہ ہو تو نفل پڑھیں اور دعا مانگیں۔

16 ہو سکے تو مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھیں خصوصاً ان آٹھ ستونوں کے پاس نماز و دعاء کی ضرور کوشش کریں:۔

(۱) اُسطوانہ مُخَلَّق (۲) اُسطوانہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۳) اسطوانہ ابی لُبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) اسطوانہ سَریر

(۵) اسطوانہ مُحرِس (۶) اسطوانہ وُفود (۷) مقام جبرئیل علیہ السلام (۸) اسطوانہ تہجد۔

17 جب تک مدینہ منورہ کی حاضری رہے کاش! کوئی سانس بے کار نہ جائے، فضول گوئی سے بچیں اور ذکر و دُرود اور تلاوت، کلام پاک اور نوافل میں وقت گزاریں۔

18 دنیا کی باتیں تو کسی بھی مسجد میں نہیں کرنی چاہیے۔ مگر افسوس اب لوگ مسجدِ نبوی شریف (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور مسجد الحرام شریف میں اِس قدر تیز گفتگو بلکہ ہنسی مذاق تک کر رہے ہوتے ہیں کہ برابر والے کو عبادت کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔

19 ان دونوں مسجدوں میں غالباً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہو گا لہٰذا اِس بات کا بالکل ہی خیال نہیں کرتے اور بلا تکلف نمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا گناہ ہے اور اِس میں اس قدر عذاب ہے کہ حدیث پاک میں ہے اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اسکے عذاب سے واقف ہوتا تو گزرنے کے بجائے زمین میں دھنس جانے کو ترجیح دیتا۔ ہاں، دورانِ طوافِ کعبہ طواف کرنے والا نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔

20 مدینۂ پاک کی حاضری کے دوران راہ چلتے جب بھی سبز سبز گنبد کی زیارت نصیب ہو تو فوراً دست بستہ گنبد شریف کی طرف رُخ کرکے درود و سلام عرض کریں پھر آگے بڑھیں۔

21 کوشش کریں کہ کسی بھی زاویہ سے گنبدِ خضراء کو پیٹھ نہ ہو۔

22 مکے مدینے کی گلیوں میں تھوکا نہ کریں نہ ہی ناک صاف کریں۔ جانتے نہیں ان گلیوں سے ہمارے پیارے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) گزرے ہیں۔

او پائے نظر ہوش میں آ کوئے نبی ﷺ ہے
آنکھوں سے بھی چلنا تو یہاں بے ادبی ہے

23 مدینۂ پاک کی حاضری کے دوران خوب نیکیاں کریں کہ یہاں ایک نیکی پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ ہو سکے تو روزے ضرور رکھیں۔ اِن شاءَ اللہ ایک روزے پر آپ کو پچاس ہزار روزوں کا ثواب ملے گا اور خصوصاً گرمی میں تو ضرور روزہ رکھیں کہ اس پر تو وعدۂ شفاعت ہے۔ الحمدللہ (عزوجل)

حَرَمینِ شریفین میں حاضری کے دَوران مبارک مسجدوں میں ہو سکے تو ایک ایک بار قرآنِ پاک کا ختم شریف بھی کرنا چاہئے کہ مکّے میں ایک لاکھ بار اور مدینے میں پچاس ہزار بار قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یہاں ذہن میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ جب مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ افضل ہے تو ثواب میں اتنا فرق کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں جہاں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے وہاں ایک گناہ بھی لاکھ گناہ کے برابر ہے جبکہ مدینہ منورہ میں ایک گناہ کا ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ نیز مکۂ مکرمہ میں نیکیوں کی ظاہراً تعداد تو زیادہ ہے مگر مدینہ پاک کے مقابلے میں "مالیت" کم ہے۔ اس کو یوں سمجھو کہ مثلاً مکہ مکرمہ میں "ایک روپیہ" خیرات کرنے پر "ایک لاکھ روپیہ" خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔ تو مدینہ پاک میں "ایک روپیہ" خیرات کرنے والے کو "پچاس ہزار سو سو کے نوٹ" خیرات کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اب آپ ہی بتایئے کہ ایک ایک روپے والے لاکھ نوٹ کی مالیت میں زیادہ ہیں یا پچاس ہزار سو سو کے نوٹ؟

24 حرمینِ طیبین میں مَیں نے دیکھا کہ لوگ بلا تکلّف دوسروں کے جوتے پہن کر چل دیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کیا کریں اپنے جوتے سنبھال کر رکھا کریں آپ کے جوتے اگر کوئی اُٹھا کر لے بھی جائے تب بھی آپ کسی کے نہیں لے جاسکتے خواہ وہ دوسرے کے جوتے آپ کے جوتے جیسے ہی ہوں بلکہ گمانِ غالب بھی یہی ہو کہ دوسرا بھول میں آپ کے جوتوں کو اپنے جوتے سمجھ کر لے گیا ہے تب بھی آپ اس کے چھوڑے ہوئے جوتے نہیں پہن سکتے۔ ان احکام کا ہر جگہ خیال رکھا کریں۔

25 جنت البقیع، اُحد شریف اور مسجدِ قُبا شریف کی زیارت سنت ہے۔ مسجدِ قبا میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

26 جنت البقیع کے مدفُونین کی خدمت میں باہر ہی کھڑے ہو کر سلام عرض کریں اور باہر ہی سے دعا مانگیں کیونکہ ظالموں نے جنت البقیع شریف نیز جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ) دونوں مقدس قبرستانوں کے مقبروں اور مزاروں کو نہایت ہی بے دردی اور گستاخی کے ساتھ شہید کر دیا ہے۔ ہزارہا صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بے شمار اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان و اولیائے کبار علیہم الرحمۃ وعشاقِ زار کے مزارات کے نقوش تک مٹا دیئے گئے ہیں آپ اگر اندر تشریف لے گئے تو آپ کو کیا معلوم کہ آپ کا پاؤں کسی صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یا کسی ولی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزار شریف پر پڑ رہا ہے! بلکہ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے۔ جو راستہ قبریں منہدم کر کے بنایا جائے اس پر چلنا حرام ہے۔ بلکہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر کسی راستے کے بارے میں شک بھی ہو کہ یہ راستہ قبروں کو مٹا کر بنایا گیا ہے تو اس پر بھی چلنا حرام ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

27 جب مدینہ منورہ سے رُخصت ہونے کی جاں سوز گھڑی آئے تو روتے ہوئے یا ایسا نہ ہو سکے تو رونے جیسا منہ بنائے مُواجہہ شریف میں حاضر ہوں اور رو رو کر سلام عرض کریں اور بار بار حاضری کا سوال کریں اور مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ موت اور جنت البقیع میں دو گز زمین کی درخواست کریں۔

بعدِ فراغت روتے ہوئے اُلٹے پاؤں پلٹیں اور بار بار دربارِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حسرت بھری نظر سے دیکھیں جیسے کوئی بچہ اپنی ماں کی گود سے جدا ہونے لگے تو بلک بلک کر روتا اور اس کی طرف حسرت سے دیکھتا ہے کہ ماں اب بلائے گی کہ اب بلائے گی اور پھر شفقت سے مجھے سینے سے چمٹا لے گی۔ اے کاش! کہ رُخصت کے وقت ایسا ہو تو کیسی خوش بختی ہے۔ بس سرکار سینے سے لگا لیں اور بے قرار روح قدموں میں قربان ہو جائے۔

ہے تمنائے عطارؔ یا ربّ ان کے قدموں میں یوں موت آئے
جھوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کر شاہِ مدینہ ﷺ

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

محمد الیاس عطار قادری عفی عنہ

۱۲/ذیقعد ۱۴۱۰ھ

مکتوب نمبر 2

سنہری جالیوں کے رو برو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سگِ مدینہ محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عَنہُ کی جانب سے تمام دیوانگانِ مدینہ کی خدمت میں مدنی مٹھاس سے تربتر اور مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں سے گزر کر سبز سبز گنبد کو چومتا ہوا جھومتا ہوا،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، میری خوش بختیوں کی اس سے بھی بڑھ کر کیا معراج ہو گی کہ اس مکتوب کے تحریر کرتے ہوئے میں پچ پچ خاکِ مدینہ پر اپنا گندہ وجود لئے بیٹھا ہوں اِس وقت مدینۂ منورہ کی پاکیزہ گھڑیوں کی مُنّی مُنّی سوئی رات کے ساڑھے تین بجے کی طرف بڑھی چلی جارہی ہے۔ مدینے کی سہانی رات کے آخری لمحات بے تابانہ سبز سبز گنبد کے بوسے لے رہے ہیں اور تہجد گزارانِ مدینہ جوق دَر جوق ہر طرف سے مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف بڑھے چلے آرہے ہیں۔ اللہ اکبر! کتنا سہانا وقت ہے اور کتنا حسین ودِلربا منظر ہے۔

کاش! یہ ٹھنڈی ٹھنڈی رات کبھی ختم نہ ہوتی ۔

جس کی نہ قیامت تک اللہ سَحَر ہووے
ایسی بھی تو آجائے اِک رات مدینے میں

میں اپنے مقدر پر جتنا ناز کروں وہ کم اور کم ہے کہ اِس وقت میں مدینے کی گلی میں خاک پر ایسی جگہ بیٹھ کر آپ کو مکتوبِ مدینہ لکھ رہا ہوں جہاں سے میرا رُخ دونوں کعبوں کی طرف ہے۔ نہیں سمجھے آپ! بات یہ ہے کہ اس وقت میں کوچۂ مدینہ میں قبلہ رُو بیٹھا ہوا ہوں اور میرے سامنے روضۂ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یعنی کعبے کا کعبہ بھی ہے۔ سبحان اللہ! کیا خوب سماں ہے کہ سبز سبز گنبد اس وقت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اپنے جلوے لٹا رہا ہے اور ساتھ ہی نورانی مینار بھی اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ نور برسا رہے ہیں۔ ۔

مکے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ ﷺ

الحمدللہ ربّ العٰلمین ہم گناہ گاروں پر خدائے رحمٰن (عزوجل) کس قدر مہربان ہے کہ اس نے ہمارے ہاتھوں میں اپنے پیارے حبیب رحمتِ عالمیان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا دامنِ کرم عطا فرمایا اس کرم کو اس کے سوا ہم کیا کہیں کہ خدائے رحمٰن کو ہم گناہ گاروں کی مغفرت منظور ہے اور اس کی رحمت کا یہ سب بہانہ ہے کہ ہمیں مدینے کے دربار کی طرف خود جانے کا حکم فرمایا یہ کوئی واعظانہ نکتہ نہیں حکمِ قرآنِ مبین ہے اگر یقین نہیں آتا تو کلامِ ربانی (عزوجل) میں خود دیکھ لیں:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پ۵۔ سورۃ النساء۔ آیت ۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہارے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ (عزوجل) نے کتنا بڑا کرم فرمایا کہ ہم گناہ گاروں کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دروازۂ کرم دکھایا کہ اگر میری بارگاہ میں مغفرت کے طلب گار ہو تو میرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس دروازے سے گزر کر آؤ تو پھر مجھے توبہ قبول کرنے والا مہربان پاؤ گے۔ تو پتا چلا کہ جو خوش نصیب مدینۂ منورہ کی حاضری سے مشرف ہوتا ہے وہ عین قرآن کے حکم پر عمل کرتا ہے اور گویا اللہ (عزوجل) کی دعوت پر وہ حاضری دیتا ہے۔ میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں ۔

مجرم بلائے آئے ہیں "جآءُوک" ہے گواہ

پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں

ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

تجھ سے چھپائیں منہ تو کریں کس کے سامنے

کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جائیں کہاں؟ پکاریں کسے؟ کس کا منہ تکیں؟

کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

مدینہ منورہ کے فضائل سے احادیثِ مبارکہ بھی مالا مال ہیں

چنانچہ یہاں پر چند ایمان افروز احادیث پیش کرتا ہوں، پڑھئے اور جھومئے:۔

1 تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے حج کیا اور میری (ظاہری) وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیاتِ (ظاہری) میں میری زیارت سے مشرف ہوا۔ (طبرانی)

2 حضرت سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ ہوں گا اور جو حرمین (مکّے یا مدینے) میں مرے گا اللہ عزوجل اُسے بروزِ قیامت اَمن والوں میں اٹھائے گا۔ (بیہقی)

3 حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری قبر منور کی زیارت کرے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔

زائرِ قبر منور کی شفاعت ہو گی
ہے یہی آپ کا فرمان مدینے والے ﷺ

پیارے اسلامی بھائیو! کاش! آپ سب کو بار بار مدینے کے دربار فیضِ آثار کا دیدار نصیب ہو۔ عشق و مستی اور وارفتگی کے عالم میں آپ کو روضہٗ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ لہٰذا اب آپ کی خدمت میں مدینہٗ منورہ کی حاضری اور دربارِ مصطفےٰ کے آداب مختصراً عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

زائر بھی گئے کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اُٹھ میرے اکیلے چل کیوں دیر لگائی ہے

مدینہ منورہ کا مقدس سفر کرنے والوں کو چاہئے کہ حسبِ مواقع راستے بھر درود و سلام کی کثرت کریں اور نعتیہ اشعار پڑھتے رہیں یا ہوسکے تو ٹیپ ریکارڈر پر خوش الحان نعت خوانوں کے کیسیٹ سنتے رہیں کہ یہ اِن شاءَ اللہ ترقیٔ ذوق کا سبب ہو گا۔ مدینہ پاک کی عظمت و رفعت کا تصور باندھتے رہیں۔ اسکے فضائل پر غور کرتے رہیں اس سے بھی اِن شاءَ اللہ آپ کا شوق اور بڑھے گا۔ جوں ہی عاشقوں کی بستی یعنی دیارِ مدینہ آئے گا اور اگر آپ کا دل زندہ ہوا تو آپ قلب میں ہلچل محسوس کریں گے، بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں گے۔

صائم کمالِ ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

ہوائے مدینہ سے آپ کے مسام دماغ مُعَطّر ہو رہے ہوں گے اور آپ اپنی روح میں تازگی محسوس کریں گے۔ اگر ممکن ہو تو ننگے پاؤں روتے ہوئے مدینہ منورہ کی فضاؤں میں داخل ہوں۔ ؎

جوتے اُتار لو چلو باہوش باادب
دیکھو مدینے کا حسین گلزار آگیا

مدینہ پاک کے دَر و دیوار کو چومتے ہوئے جھومتے ہوئے آگے بڑھو۔ کبھی پھول چومو کبھی خار، کبھی در چومو کبھی دیوار، مدینے کی خاک کا سرمہ اگر ہوسکے تو ضرور آنکھوں میں لگاؤ۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ؎

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نقش پا کا لگاؤں غُبار آنکھوں میں

اب حاضریٔ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل اپنا سامان وغیرہ کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں، کمرے وغیرہ کا بندوبست کرلیں، بھوک پیاس وغیرہ ہے تو کھا پی لیں۔ الغرض ہر وہ بات جو خشوع و خضوع میں مانع ہو اس سے فارغ ہولیں۔ اب تازہ وضو کریں اس میں مسواک ضرور کریں بلکہ بہتر یہ ہے کہ غسل کرلیں، دُھلے ہوئے کپڑے بلکہ ہوسکے تو نیا لباس زیب تن کرلیں۔ خوب عطر لگائیں، آنکھوں میں سرمہ بھی لگائیں۔ اب روتے ہوئے دربارِ رسالت کی طرف بڑھیں۔ اے لیجئے! وہ سبز گنبد جسے آپ نے خوابوں میں دیکھا تھا خیالوں میں چوم اٹھا۔ اب سچ مچ آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے ؎

اشکوں کے موتی نچھاور زائرو کرو — وہ سبز گنبد منبع انوار آگیا
سر کو جھکائے باادب پڑھتے ہوئے درود — روئے ہوئے آگے بڑھو دربار آگیا

ہاں ہاں یہ وہی سبز گنبد ہے جس کو دیکھنے کیلئے عشاق کے دل بے قرار رہتے ہیں، آنکھیں اشکبار ہوجایا کرتی ہیں۔ خدا کی قسم! روضۂ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے حسین اور عظیم جگہ دنیا کے کسی مقام میں تو کُجا جنّت میں بھی نہیں۔ میں نے آج رات میں اسی روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق چند اشعار قلمبند کئے ہیں۔ اور اب خوش قسمتی سے نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد عین مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شریف میں اس جگہ بیٹھ کر آپ کو مخاطب ہو رہا ہوں جہاں دونوں کھبے میرے سامنے ہیں اور ہاں اب تو سورج نے بھی جھوم جھوم کر سبز گنبد کو چومنا شروع کر دیا ہے۔ ان سہانے اور پُر کیف لمحات میں آپ سب دیوانوں کی نذر کر رہا ہوں۔

عرشِ علیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ ﷺ

عرشِ علیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ
ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ

فردوس کی بلندی بھی چھو سکے نہ جس کو
خلدِ بریں سے اونچا میٹھے نبی کا روضہ

مکے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ

کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ

آنسو چھلک پڑے اور بے تاب ہو گیا دل
جس وقت میں نے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

ہو گی شفاعت اس کی جس نے مدینے آکر
خواہ اِک نظر بھی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

ہجر و فراق میں جو یا ربّ تڑپ رہے ہیں
اُن کو دکھا دے مولیٰ میٹھے نبی کا روضہ

جس وقت روح تن سے عطار کی جدا ہو
ہو سامنے خدایا میٹھے نبی کا روضہ

عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل ۔ عزوجل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اب سراپا ادب و ہوش بنے آنسو بہاتے یا رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسے صورت بنائے بابُ البقیع پر حاضر ہوں (یہ مسجد نبوی کے جانب مشرق واقع ہے) اور "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" عرض کر کے ذرا ٹھہر جائیں۔ گویا سرکارِ ذی وقار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے شاہی دربار میں حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ اب "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہہ کر اپنا سیدھا قدم مسجد شریف میں رکھیں اور ہمہ تن ادب ہو کر داخلِ مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں۔ اس وقت جو تعظیم ادب فرض ہے وہ ہر مومن کا دل جانتا ہے، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان، دل سب خیالِ غیر سے پاک کریں اور روتے ہوئے آگے بڑھیں نہ اِرد گرد نظر گھمائیں نہ ہی مسجد کے نقش و نگار دیکھیں بس ایک ہی تڑپ ایک ہی لگن اور ایک ہی خیال ہو کہ بھاگا ہوا مجرم اپنے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش ہونے کیلئے چلا ہے ۔

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ آقا ﷺ

نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

اب اگر مکروہ وقت نہ ہو اور غلبۂ شوق مہلت دے تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانۂ بارگاہِ اقدس ادا کریں۔ پہلی رکعت میں بعدِ "الحمد" قل یا ایہا الکٰفرون، اور دوسری میں بعدِ "الحمد" قل ھو اللہ شریف پڑھیں۔ اب ادب و شوق میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و کرم کی اُمید رکھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کی طرف سے (جو مشرق کی طرف ہیں۔ اور بابُ البقیع بھی مشرق ہی میں واقع ہے آجکل لوگ حاضری کیلئے عموماً "بابُ السّلام" ہی سے سیدھے آجاتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے کہ اسطرح پہلے سرِ اقدس آئے گا اور ادب یہی ہے کہ قدموں کی طرف سے حاضر ہوا جائے۔) مواجھہ شریف میں حاضر ہوں کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزارِ پُر انوار میں رُو بقبلہ جلوہ افروز ہیں۔ مبارک قدموں کی طرف سے آپ حاضر ہونگے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات بے حد ذوق افزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کیلئے سعادتِ دارَین کا سبب بھی ہے۔

اب سراپا ادب بنے زیرِ قندیل اس چاندی کے کیل کے سامنے جو سنہری جالیوں کے دروازۂ مبارک میں اوپر کی طرف جانب مشرق لگے ہوئے ہیں قبلہ کو پیٹھ کیے کم از کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف رُخ کرکے کھڑے ہوں کہ "فتاویٰ عالمگیری" وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ "یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ" یعنی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزارِ پُر انوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زندہ ہیں اور آپ کو دیکھ بھی رہے ہیں بلکہ آپ کے دل میں جو خیالات آرہے ہیں ان پر بھی مطلع ہیں۔ خبردار! جالی مبارک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خلافِ ادب ہے کہ ہمارے ہاتھ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ جالی مبارک کو چھو سکیں لہٰذا چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں یہ کیا کم شرف ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے مُواجہ اقدس کے قریب بلایا اور آپ کی نگاہِ کرم ان خصوصیت کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا اِدھر ہے

اب ادب اور شوق کے ساتھ درد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اعمال ہی غارت ہو جائیں نہ بالکل ہی پَست کہ یہ بھی سنت کے خلاف ہے مُعتدِل آواز میں ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ ط

(اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام آپ پر آپ کی آل پر آل واَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمت پر سلام۔)

جہاں تک زبان ساتھ دے، دل جمعی ہو، مختلف اِلقاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیں اگر القاب یاد نہ ہوں تو "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کی تکرار کرتے رہیں۔ جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کیلئے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کریں۔ جو جو اسلامی بھائی یا بہنیں سگِ مدینہ کی یہ تحریر پڑھیں اور حاضری کی سعادت حاصل ہوتے وقت مجھ سگِ مدینہ کا سلام عرض کردیں تو مجھ کمینے پر احسانِ عظیم ہوگا۔ یہاں خوب دعائیں مانگیں، اور بار بار اس طرح شفاعت کی بھیک مانگیں:

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

"یعنی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ سے شفاعت کا سوال ہے۔"

پھر مشرق کے جانب (یعنی اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرتِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر ان کو سلام عرض کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ فِى الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

(اے خلیفۂ رسول اللہ آپ پر سلام اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام

اے غارِ ثور میں رسول اللہ کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔)

پھر اتنا ہی مزید جانبِ مشرق سرک کر (آخری چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوبرو عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(اے امیر المومنین آپ پر سلام اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام

اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔)

پھر بالِشت بھر جانبِ مغرب (یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف) سرک جائیں اور صدیق و فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَىْ رَسُوْلِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَىْ رَسُوْلِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَىْ رَسُوْلِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

(اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں

آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ کے حضور ہماری سفارش کیجئے

اللہ تعالیٰ اُن پر اور آپ دونوں پر درود، برکت، سلام نازل فرمائے۔)

یہ تمام حاضریاں قبولیتِ دعاء کے مقامات ہیں۔ یہاں خوب دعاء مانگیں۔ سگِ مدینہ کیلئے بھی دعائے مغفرت مانگیں تو احسانِ عظیم ہوگا۔ زہے نصیب اگر سگِ مدینہ کا یہ شعر حاضری کے وقت بارہ مرتبہ پڑھ لیا جائے۔

عطار کو بلا کے مدینے میں دو بقیع

دو پھول کے طفیل ہوں پورے سوال دو (رضی اللہ تعالی عنہما)

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت۔

محمد الیاس عطار قادری عفی عنہ

۱۲/ذیقعد ۱۴۱۰ھ

تو سلام میرا رو رو کے کہنا

زائرِ طیبہ روضے پہ جا کر تُو سلام میرا رو رو کے کہنا
میرے غم کا فسانہ سنا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تیری قسمت پہ رَشک آ رہا ہے، کہ مدینے کو تُو جا رہا ہے
آہ! جاتا ہے مجھ کو رُلا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب پہنچ جائے تیرا سفینہ، جب نظر آئے میٹھا مدینہ
باادب اپنے سر کو جھکا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جبکہ آئے نظر پیارا مکہ، چوم لینا نظر سے تُو کعبہ
ہو سکے گر تو ہر جا پہ جا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو عرب کی حسین وادیوں کو، رَیگزاروں کو آبادیوں کو
میری جانب سے پلکیں بچھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جبکہ پیشِ نظر جالیاں ہوں، تیری آنکھوں سے آنسو رواں ہو
میرے غم کی کہانی سنا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

آمنہ کے دُلارے کو پہلے، بعد شیخین کو بھی تو کہہ لے
پھر بقیعِ مبارک پہ جا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

مانگنا مت تو دُنیا کی دولت، مانگنا ان سے بس ان کی اُلفت
ہاں ذرا خوب دل کو لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

میرے آقا کے محراب و منبر ان کی مسجد کے دیوار اور دَر
اَشک بار آنکھ اُن پہ جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

پیاری پیاری وہ جنت کی کیاری، چوم لینا نگاہوں سے ساری
بحرِ رَحمت میں غوطہ لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

سبز گنبد کے دِلکش نظارے، روح پرور وہاں کے منارے
ان کے جلووں میں خود کو گما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ شہیدوں کے سردار حمزہ، اور جتنے اُحد کے ہیں شُہَداء
تُو سبھی کے مزاروں پہ جا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو نمازوں کا پابند بن جا، اور سرکار کی سنتوں کا
اِنقلاب اپنے اندر بپا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو مدینے کی مہکی فضا کو، ٹھنڈی ٹھنڈی وہاں کی ہوا کو
ہاتھ لہرا کے سَر کو جھکا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

چوم لینا مدینے کی گلیاں، پتیاں اور پھولوں کی کلیاں
سب کو آنکھوں سے اپنی لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب مدینے کے صحرا سے گزرے بھولنا مت ذرا یاد کر کے
خاکِ طیبہ ذرا سی اُٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو مدینے کے کُہسار کو بھی، خَس کو خاشاک کو خار کو بھی
ذرّے ذرّے پہ آنکھیں بچھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ مدینے کے مَدَنی نظارے، دلکشا دلربا پیارے پیارے
ان نظاروں پہ قربان جا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

اُن کا دیدار گر ہو میسر، ہوش بھی تیرا قائم رہے گر
جوڑ کر ہاتھ سَر کو جھکا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ان کا دیکھے جو نقشِ کفِ پا، خوب آنسو وہاں پر بہانا
اور پلکوں سے جھاڑو لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

بے بسوں غم کے ماروں کو کہنا، بیکسوں دِلفگاروں کو کہنا
خود بھی رو کر انہیں بھی رُلا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

اَشکبار آنکھ والوں کو کہنا، اُن کی آہوں کو نالوں کو کہنا
اُن کے غم میں مزید اور رُلا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

تُو مدینے کی ہریالیوں کو، اور پھلوں سے لدی ڈالیوں کو
میٹھی میٹھی کھجوریں منگا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

جب سگانِ مدینہ کو دیکھے، جوڑ کر ہاتھ تُو اُن کے آگے
اشکبار آنکھ اُن پہ جما کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

وہ مدینے کے پیارے کبوتر، جب نظر آئیں تجھ کو پر اور
اُن کو تھوڑے سے دانے کھلا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

کوئے محبوب کی بکریوں کو، کنکریوں، لکڑیوں، مکڑیوں کو
بلکہ تنکے وہاں کے اُٹھا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

بِلّیاں جب مدینے کی دیکھے، تُو ادب سے انہیں پیار کر کے
ہاتھ نرمی سے اُن پہ پھرا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

سن مدینے میں بادل گھریں جب، اُن سے بیتاب قطرے گریں جب
بارشِ نور میں تُو نہا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

اَشکِ اُلفت کی مہکی لڑی سے، رحمتوں کی برستی جھڑی سے
اپنا سینہ مدینہ بنا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

زائرِ طیبہ میرا فسانہ، خوب رو رو کے اُن کو سنانا
سوزِ اُلفت سے دل کو جلا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

رو رہا ہے ہر اک غم کا مارا، عرض کرتا ہے تجھ سے بچارا
میری بھی حاضری کی دعا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

سنگریزوں کو اور پتھروں کو، اُونٹ، گھوڑے، خَروں، خچروں کو
اور پرندوں پہ نظریں جما کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

تو درختوں کو اور جھاڑیوں کو، ان کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

بوتلوں بلکہ ڈھکنوں کو بھی تُو، دال، گندم کے دانوں کو بھی تو
چوم آنکھوں سے اپنی لگا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

بینگنوں، بھینڈیوں، تُوریوں کو، گوبیوں گاجروں، مُولیوں کو
آنکھ سے لَوکیوں کو لگا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

کہنا سیبوں کو اور آڑوؤں کو اور کیلوں کو زرد آلوؤں کو
اور تربوز سر پہ اُٹھا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

تُو قنادِیل کو قُمقُموں کو، تار و سُوئچ اور تُو کُولروں کو
ٹھنڈا پانی کسی کو پلا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

چیونٹیوں، کھُونٹیوں، ٹُونٹیوں کو، ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار بار ان پہ نظریں جما کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

چاولوں، روٹیوں، بوٹیوں کو، مرغ انڈوں کو اور مچھلیوں کو
سبزیاں تو وہاں کی پکا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

تھالیوں کو پیالوں کو کہنا، تو مرچ کو مسالوں کو کہنا
چائے کی کیتلی کو اُٹھا کر، تو سلام میرا اوررو کے کہنا

ٹھنڈے پنکھوں کو، اور ہیٹروں کو بلکہ تاروں کو اور میٹروں کو
بتّیوں کو وہاں کی جلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جس قدر بھی ہیں پانی کے نلکے پھل تو پھل بلکہ بیج اور چھلکے
ہاتھ اُن کی طرف بھی بڑھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو مکانوں کو بھی کھڑکیوں کو، اور دیوار و دَر سیڑھیوں کو
تُو عقیدت سے دل میں بٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

رسیوں، قینچیوں اور چھریوں، چادروں، سوئی دھاگوں کو ڈریوں
سب کو سینے سے اپنے لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

مسجدِ پاک کے مُصحَفوں کو، خوبصورت وہاں کی صَفوں کو
خاک آنکھوں میں اپنی لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کاش ہوتا میں سگ سیِّدوں کا جن کے دَربان پہرہ بھی دیتا
ربّ نے بھیجا ہے انسان بنا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب مدینے سے تُو ہوگا رُخصت، غم سے ہوگی عجب تیری حالت
اپنی پلکوں پہ موتی سجا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

اُن کی خدمت میں کہتے تھے کہنا، سب کو بلواؤ روضہ پہ کہنا
سب کی جانب سے یہ اِلتجا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

عرض کرتا یہ بے چارے بے بس، کہتے تھے سب یہ رو رو کے بے کس
ہم کو قدموں میں تدفین عطا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا عطارؔ پہ تُو کرم کر، یا نبی! دُور رنج و اَلم کر
اس کو بس اپنا غم تُو عطا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا عطارؔ اے شاہِ عالی! ہے فقط تجھ سے تیرا سوالی
تو سوال اِس کا پورا شہا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

روزانہ پانچ حج کا ثواب

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص وضو کر کے میری مسجد میں نماز پڑھنے کے اِرادے سے نکلے یہ اس کیلئے ایک حج کے برابر ہے۔ (وفاء الوفا)

سبحان اللہ! اِس طرح جو کوئی روزانہ پانچ نمازیں مسجدِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ادا کرے تو اسے روزانہ پانچ حج کا ثواب ہاتھ آئے گا۔

مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس ستون

یوں تو مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر سُتون بابرکت ہے تاہم آٹھ ستونوں کو خصوصی حیثیت حاصل ہے۔ اُن ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔ اور "جنت کی کیاری" میں اگر آپ تلاش کریں گے تو اِن شاءَ اللہ مل جائیں گے۔ انہیں تلاش کر کے ان کے پاس نوافل ضرور ادا کیجئے البتہ دو ستون اب حجرۂ مطہرہ کے اندر ہیں۔ لہٰذا ان کی زیارت مشکل ہے۔ آٹھوں ستونوں کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) اُسْطُوَانَۃ مُخَلَّقَه

یہ ستون محرابِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متّصل ہے اور منبر بننے سے پہلے اِسی ستونِ مبارک کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکیہ بنا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ اُستونۂ حنانہ اِسی جگہ پر تھا جو فراقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں چیخیں مار کر رویا تھا۔

(۲) اُسطوانۂ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مبارک ستون روضہ مقدس سے تیسرے نمبر پر ہے اور منبرِ منور سے بھی تیسرا نمبر ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اکثر یہاں نماز پڑھی ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں اکثر بیٹھا کرتے تھے۔

(۳) اُسطوانۂ توبہ

یہ حجرۂ مقدسہ سے دوسرے نمبر پر واقع ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہاں نفل ادا فرماتے تھے۔ مسافر یا مہمان بھی یہاں ٹھہرتے تھے۔ اِسی جگہ بیٹھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلیمِ قرآن مجید اور اسلامی اَحکام کی تبلیغ فرماتے تھے۔ اور اسی ستون کا دوسرا نام "اُسطوانہ ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہے۔ کسی غلطی کے سرزد ہونے کی بنا پر بغرضِ قبولِ توبہ حضرتِ سیّدنا ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو اِس ستون کے ساتھ بندھوا دیا تھا۔ اور ضروریاتِ انسانی کیلئے انہیں کھول دیا جاتا۔ رات دن روتے رہتے اور فرماتے جب تک اللہ (عزّوجل) میری توبہ قبول نہ فرمائے گا اور سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے مبارک ہاتھوں سے مجھے نہ کھولیں گے اُس وقت تک میں اپنے آپ کو بندھوائے رکھوں گا۔ آخر کار اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے پندرھویں دن وحی نازل ہوئی اور آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے کھولا۔

(۴) اُسطوانۂ سَرِیْر

جب تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِعتکاف کیلئے مسجد میں قیام فرماتے تو اِسی جگہ چارپائی بچھاتے جو کھجور کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی تھی۔

(۵) اُسطوانۂ حَرَس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ اکثر یہاں نفل ادا فرماتے اور حضور سراپا نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہریداری کی خدمات انجام دیتے۔

(۶) اُسطوانۂ وُفود

قبائلِ عرب اپنے جو نمائندے وَفْد کی صورت میں دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر کرتے تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مقام پر تشریف فرما ہو کر ان سے گفتگو فرماتے۔

(۷) اُسطوانۂ جبرئیل

حضرت سیِّدنا جبرئیل علیہ السلام اکثر یہیں وحی لے کر نازل ہوتے۔ یہ ستون مبارک سیِّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ پاک سے متّصِل اور "اصحابِ صُفّہ علیہم الرضوان" کے چبوترے کے ٹھیک سامنے قبلہ کی سمت سبز جالی مبارک کے اندر ہے۔ لہٰذا اس کی زیارت مشکل ہے۔

(۸) اُسطوانۂ تَہَجُّد

یہاں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد ادا فرماتے تھے۔ یہ ستون شریف جانبِ قبلہ حجرۂ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سبز جالیوں کے اندر ہے۔ باہر قرآنِ پاک رکھنے کی الماریوں کے سبب زیارت مشکل ہے۔

جنت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ (جہاں آپ کا مزارِ پُر انوار ہے) اور منبرِ اقدس (جہاں آپ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے) کے درمیان کا حصہ "جنت کی کیاری" ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

محرابِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سگِ مدینہ عفی عنہ کی ناقص معلومات کے مطابق مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پانچ محرابیں ہیں۔ بخوفِ طوالت صرف سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محراب شریف کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کافی روز تک امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "ستونِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا" کے سامنے کھڑے ہو کر اِمامت فرماتے رہے پھر "ستونِ حنانہ" کی جگہ کو شرفِ قیام سے نوازا۔ یہ محراب شریف اسی جگہ پر بنی ہوئی ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خُلفائے راشدین علیہم الرضوان کے دورِ مبارک میں محراب کی موجودہ صورت رائج نہیں تھی۔

اِسکو حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ ولید بن عبد الملک کے حکم سے ایجاد کیا اور یہ وہ "بدعتِ حسنہ" ہے جسے تمام اُمت نے قبول کیا اور اب دنیا بھر کی مساجد کے طاق نُما محرابیں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد مبارک سے برکت لئے ہوئے ہیں۔

مسجدِ قبا

مدینہ طیبہ سے تقریباً تین کلو میٹر جنوب مغرب کی طرف "قُبا" ایک قدیم گاؤں ہے جہاں یہ متبرک مسجد بنی ہوئی ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ میں اس کے فضائل نہایت اہتمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ ہر سنیچر کو حضور سراپا نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باپیادہ یا سواری کی حالت میں تشریف لا کر دوگانہ ادا فرماتے۔ یہاں پر دو رکعت نفل ادا کرنے پر "عمرہ" کا ثواب ملتا ہے۔

مساجدِ خمسہ

مدینہ طیبہ کے شمال مغربی طرف سلع پہاڑ کے دامن میں پانچ مسجدیں ایک دوسرے سے بہت قریب تر واقع ہیں۔ ایک مسجد ٹیلہ پر واقع ہے۔ جس پر چڑھنے کیلئے سیڑھیاں بھی ہیں۔ اسے مسجد الفتح کہتے ہیں۔ "غزوۂ احزاب" جسے "غزوۂ خندق" بھی کہا جاتا ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد الفتح کے مقام پر تین دن پیر، منگل، بدھ مسلمانوں کی فتح و نصرت کیلئے دعا فرمائی، تیسرے دن فتح کی بشارت ملی وہ تین دعائیں یہ تھیں:۔

① یااللہ عزوجل! میری اُمت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

② یااللہ عزوجل! میری اُمت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

③ یااللہ عزوجل! میری اُمت آپس میں نہ لڑے۔ (منع فرمادیا گیا)

مسجد قبلتین

یہ مسجد مبارک "وادیٔ عقیق" میں واقع ہے۔ مساجدِ خمسہ بھی اس کے قریب واقع ہیں۔ "بیر رومہ" (سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کنواں) مدینہ منورہ سے جاتے ہوئے اس مسجد شریف کے دائیں جانب ہے۔ مدینہ یونیورسٹی کی عمارت بھی یہاں سے بالکل سامنے دکھائی دیتی ہے۔ حضورِ پُر نور، فیض گنجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں نمازِ ظہر ادا فرمائی ہے۔ یہ مسجد مقدس "بنو سُلیم" کے نام سے مُتعارِف تھی کیونکہ یہاں قبیلہ بنو سُلیم آباد تھا۔ ابھی ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی ہیں کہ تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہو گیا۔ باقی دو رکعت بیتُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے ادا فرمائیں۔ اِس وجہ سے اِس کا نام مسجدِ قِبلَتَیْن ہوا۔ بیتُ المقدس کی طرف قبلہ کا نشان دیوار میں موجود ہے۔ زائرین اس نشان کو بھی مَس کرکے تبرک حاصل کرتے ہیں۔